(S_1998_2_612_618)

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 2 ایس سی آر

آر۔سی۔ساہی اور دیگران وغیرہ

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

10 نومبر 1998

[ایس۔صغیر احمد اور کے۔وینکٹا سوامی، جسٹسز]

سینٹرل ریزرو پولیس فورس ایکٹ، 1949:

سینٹرل ریزرو پولیس فورس رولز، 1955 :رولز 8 اور 105 (IV-اے)

ہنگامی کمیشنڈ افسران اور مختصر ملازمت کمیشنڈ افسران (مخصوص اور اسامیاں) رولز،:1967

ملازمت قانون-فوج-اپیل کنندگان کے درمیان فوقیت کا تعین-براہ راست بھرتی اور جواب دہندگان-ہنگامی کمیشنڈ افسران-ماضی کی خدمات کا حساب-سینٹرل ریزرو پولیس فورس میں ایمرجنسی کمیشنڈ افسران کی تقرری-ایمرجنسی کمیشنڈ افسران کو فوج کی خدمت میں ماضی کی خدمات کا فائدہ دینے کی شق کی عدم موجودگی میں ایمرجنسی کمیشنڈ افسروں کو 5.7.1972 کی ایگزیکٹو ہدایات لاگو کی گئیں-سی آر پی ایف میں نجی جواب دہندگان کی سنیارٹی درست طور پر طے کی گئی تھی۔ایمرجنسی کمیشنڈ افسران کے طور پر ان کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

انتظامی قانون-کسی شق کی عدم موجودگی میں ایگزیکٹو ہدایات کا اطلاق۔

آئین ہند، 1950 : آرٹیکل 32اور142۔

سپریم کورٹ-مکمل انصاف کرنے کی ہدایات-اپیل کنندگان کی جانب سے مانگی گئی سنیارٹی لسٹ پر نظر ثانی-بنیاد پر کہا گیا کہ نجی مدعاعلیہان کی سنیارٹی کو ایمرجنسی کمیشنڈ افسران کے طور پر ان کی خدمات کا حساب لگا کر غلط طریقے سے طے کیا گیا تھا-عرضی درخواست کو خارج کیا گیا-لیکن مکمل انصاف کرنے کے لئے ہدایات دی گئیں-اپیل کنندہ جواب بھی ترقی یافتہ پوسٹ پر خدمات انجام دے رہا ہے، اگر ضروری ہو تو، ایک غیر معمولی اسامی بنا کر مذکورہ اسامی پر جاری رہے گا۔

روی پال اور دیگران بنام یونین آف انڈیا اور دیگران،[1995] 3ایس سی سی 300، پر انحصار کرتے تھے۔

یونین آف انڈیا اور دیگران بنام این۔ایس۔سیکھاوت اور دیگران،(1989) ضمنی 1ایس سی سی 270 نے وضاحت کی۔

دیوانی اصل کادائرہ اختیار : آئی اے نمبر 4 کی عرضی درخواست (سی) نمبر 1177 آف1989 اورعرضی درخواست(سی)نمبر 211 آف 1997۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

اپیل کنندگان کی جانب سے راجیو دھون، راج کمار گپتا، ایچ۔وی۔پی۔شرمااور اے۔این۔بردیار شامل ہیں۔

یونین آف انڈیا کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے۔این۔راول، این۔این۔گوسوامی، وائی۔پی۔مہاجن اور پی۔پرمیشورن۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایم۔ایل۔ورما، اشوک کے۔مہاجن اور کے۔کے۔گپتا شامل ہیں۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ سنایا گیا۔

آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت رٹ پٹیشن (C) نمبر 211/97 ایک استدعا کے ساتھ دائر کی گئی ہے۔اس عدالت کے فیصلے پر عمل درآمد کے لیے جواب دہندگان 1 اور 2 کو حکم دیا کہ تحریر جاری کریں۔مورخہ 19 جنوری 1995 میں روی پال اور دیگران بنام یونین آف انڈیا اور دیگران،[1995] 3 ایس سی سی 300 اور اس عدالت کا 18 جولائی 1995 کا حکم آر سی ساہی اور دیگر وغیرہ بنام یونین آف انڈیا اور دیگر نتیجہ خیز ریلیف کیلئے بھی۔

یہ اپیل کنندگان کا معاملہ ہے کہ آر سی ساہی کے معاملے میں اس عدالت نے پہلے مدعا علیہ کو واضح طور پر ہدایت دی تھی کہ اگر ضروری ہو تو متعلقہ افسران کو سننے کے بعد قانون کے مطابق سنیارٹی لسٹ پر نظر ثانی کی جائے۔اپیل کنندگان کے مطابق پہلے مدعا علیہ نے ساہی کے معاملے میں اس عدالت کے حکم کو نافذ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوئے قانون کی متعلقہ دفعات کو نظر انداز کرتے ہوئے سنیارٹی لسٹ تیار کی تھی جس سے ان کی سنیارٹی متاثر ہوئی تھی۔واضح رہے کہ ساہی کے کیس میں بھی درخواست گزار فریق تھے۔

اگرچہ یہ معاملہ ایک تنگ احاطے میں ہے،لیکن اس معاملے میں فاضل وکیل کی طرف سے وسیع تر دلائل دیے گئے تھے۔

غور طلب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا جواب دہندگان 1 اور 2 فوج میں نجی جواب دہندگان کی ماضی کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپیل کنندگان اور جواب دہندگان - ایمرجنسی کمیشنڈ افسران (مختصر طور پر 'ای سی اوز' کے درمیان سنیارٹی طے کرنے کے مقصد سے جائز ہیں۔

اس مرحلے پر، اس مسئلے سے متعلق حقائق کا ایک مختصر بیان ضروری ہے۔سینٹرل ریزرو پولیس فورس (مختصر طور پر 'سی آر پی ایف')، جس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے، سینٹرل ریزرو پولیس فورس ایکٹ، 1949

کے تحت وجود میں آیا۔مختلف معاملات سے نمٹنے کے لئے سال 1955 میں سی آر پی ایف قواعد بنائے گئے تھے۔اصول نمبر 105 اعلیٰ افسران کی تقرری اور ترقی سے متعلق ہے۔وزارت داخلہ کی جانب سے 11 مئی 1967 کو جاری نوٹیفکیشن نمبر ایف/ 2/4/67 پی۔ II کے ذریعے رول 105 میں شق (IV-A) شامل کر کے قاعدہ 105 میں ترمیم پیش کی گئی تھی۔مذکورہ ترمیم کے ذریعہ یونین کی مسلح افواج کے ایمرجنسی کمیشنڈ افسران (ای سی اوز) اور شارٹ ملازمت کمیشنڈ افسران کی تقرری کو بھرتی کے طریقوں میں سے ایک کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا۔اس کے بعد سے سنیارٹی اور اس کے نتیجے میں ہونے والی ترقیوں کے معاملے میں براہ راست بھرتیوں اور ای سی اوز کے درمیان تنازعہ شروع ہوگیا۔

ابتدائی طور پر جواب دہندگان 1 اور 2 نے یہ تسلیم نہیں کیا کہ ای سی او فوجی افسران کے زمرے میں آئیں گے۔بعد میں یہ تسلیم کیا گیا کہ وہ فوجی افسران کے زمرے میں آئیں گے۔

جب سنیارٹی اور پروموشن کے معاملے میں ای سی اوز کے ذریعہ فوج میں ماضی کی خدمات کو نظر انداز کیا گیا تو انہوں نے دہلی ہائی کورٹ کا رخ کیا اور مدعاعلیہان 1 اور 2 کو سنیارٹی اور اس کے نتیجے میں ترقی کے مقصد کے لئے اپنی سابقہ فوجی خدمات کو شامل کرنے کے لئے ضروری ہدایات دیں۔دہلی ہائی کورٹ نے 2 ستمبر 1985 کو سی ڈبلیو نمبر 44/85 میں اپنے فیصلے کے ذریعہ ای سی او کے دعوے کو قبول کیا۔دہلی ہائی کورٹ نے ایمرجنسی کمیشنڈ افسروں اور شارٹ ملازمت کمیشنڈ افسروں (ریزرویشن اور خالی آسامیوں) رولز، 1967 (مختصر طور پر' 1967 رولز') کے اطلاق سے متعلق معاملے پر بھی غور کیا۔فاضل جج صاحبان نے واضح طور پر درج ذیل فیصلہ دیا:

> حالانکہ ہمیں لگتا ہے کہ ان ریزرویشن قوانین کا اپیل کنندگان (ای سی او) کے معاملے پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اپیل کنندگان کو ان کی ترمیم کے بعد سینٹرل ریزرو پولیس فورس، 1955 کے لئے بھرتی کا ایک الگ ذریعہ سمجھا گیا ہے۔اپیل کنندگان کی بھرتی میں ریزرویشن کا کوئی سوال شامل نہیں ہے۔ایک بار بھرتی ہونے کے بعد، اگلا سوال سنیارٹی اور تنخواہ کا ہوتا ہے جو انہیں بھرتی کے بعد ملازمت میں لطف اندوز ہونا پڑتا ہے۔

دہلی ہائی کورٹ کے مذکورہ فیصلے کو ایس ایل پی (سی) نمبر 1390/85 اور 16911/85 میں اس عدالت کے سامنے چیلنج کیا گیا تھا۔ اس عدالت نے 21 جنوری 1986 کے ایک منطقی حکم کے ذریعے دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھنے والی S.L.Ps کو خارج کر دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روی پال کے معاملے میں اس عدالت کی تین ججوں کی بنچ نے مشاہدہ کیا کہ دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے میں، جیسا کہ اس عدالت نے تصدیق کی تھی، صحیح قانون طے نہیں کیا تھا کیونکہ اس میں کہا گیا تھا کہ 1955 کے سی آر پی ایف رول کے قاعدہ 8 نے ای سی او ز کو سی آر پی ایف میں سنیارٹی کے مقاصد کے لئے اپنی سابقہ فوجی خدمات کو شامل کرنے کے قابل بنایا تھا۔ صرف اس حد تک یہ مانا جاسکتا ہے کہ دہلی ہائی کورٹ کا فیصلہ، جیسا کہ اس عدالت نے تصدیق کی تھی، قبول نہیں کیا گیا تھا۔ حالانکہ، روی پال کے معاملے میں اس عدالت نے کہا کہ 5.7.72 کو جاری کی گئی ایگزیکٹو ہدایات نے ای سی او کو سی آر پی ایف کی خدمت میں اپنی سابقہ فوجی خدمات کو شامل کرنے کے قابل بنایا۔

دہلی ہائی کورٹ کے 2.9.85 کے فیصلے کے نتیجے میں سی ڈبلیو نمبر 44/85، یو بی ایس تیوتیا اور دیگران بنام یو۔او۔آئی اور دیگران، جیسا کہ اس عدالت نے 21.1.86 کو تصدیق کی تھی، کمانڈنٹ کے عہدوں پر فائز 37 براہ راست بھرتیوں کو واپس بھیج دیا گیا تھا۔ اس سے ناراض ہو کر براہ راست بھرتی ہونے والوں نے سی ڈبلیو نمبر 44/85 (تیوتیا کے معاملے) میں پہلے کے فیصلے کو واپس لینے کے لیے ہائی کورٹ کا رخ کیا، کیونکہ وہ براہ راست بھرتیاں فریق نہیں تھیں اور ماضی کی فوجی خدمات کا فائدہ دینے والے فیصلے میں طے شدہ تناسب نے ان کے مفادات کو متاثر کیا۔ دہلی ہائی کورٹ نے براہ راست بھرتی ہونے والوں کی عرضی خارج کر دی۔ اس کے بعد یونین آف انڈیا اور براہ راست بھرتی ہونے والوں نے اس عدالت کا رخ کیا۔ سول اپیل نمبر 1909-1911/89 میں یو او آئی اور دیگران بنام این ایس سیکھاوت اور دیگران کے ذریعے اس عدالت نے براہ راست بھرتی ہونے والوں کی شکایات پر غور کیا۔ اس وقت بھی اس عدالت نے مشاہدہ کیا تھا کہ سنیارٹی کے سوال پر براہ راست بھرتی ہونے والوں اور ای سی اوز کے درمیان تنازعہ طویل عرصے سے چل رہا ہے اور یہ بھی نوٹ کیا کہ فریقین تنازعہ کو خوش اسلوبی سے حل کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے التواء کی اجازت دی گئی ہے۔ یونین آف انڈیا، ڈائریکٹ ریکروٹس اور ای سی اوز کی جانب سے الگ الگ دی گئی تصفیے کی شرائط کو سراہنے کے بعد اس عدالت نے 14.3.89 کے اپنے حکم کے ذریعے مرکزی حکومت کو 37 اضافی عہدے تخلیق کرنے کی ہدایت دے کر براہ راست بھرتی ہونے والوں کے مفادات کا تحفظ کیا۔ واضح رہے کہ ای سی اوز کی سابقہ فوجی خدمات کو شامل کرنے کے حق میں کوئی خلل نہیں ڈالا گیا تھا۔

دیوانی اپیل نمبر 1909-1911/89 میں اس عدالت کے فیصلے کی روشنی میں یونین آف انڈیا نے اس میں دی گئی ہدایات پر عمل کیا۔

مختلف سالوں سے براہ راست بھرتی ہونے والوں کے ایک اور گروپ نے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت ڈبلیو پی (سی) نمبر 1177/89 دائر کر کے اس عدالت کا رخ کیا اور کہا کہ وہ اس عدالت کے پہلے کے فیصلے میں فریق نہیں تھے اور اسی وجہ سے سی ڈبلیو نمبر 1909-1911/89 میں اس عدالت کے فیصلے نے ان کے مفادات کو متاثر کیا۔ اس عدالت نے ایک بار پھر اس معاملے پر غور کیا اور 18 جولائی 1995 کے فیصلے کے ذریعہ یونین آف انڈیا کو ہدایت دی کہ وہ براہ راست بھرتی ہونے والوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے ضروری سپر نیومری عہدے تخلیق کرے۔ واضح رہے کہ ای سی اوز کے معاملے میں سابق فوجی خدمات کو شامل کرنے کا سوال نہیں اٹھایا گیا تھا اور اس معاملے کو نتیجہ کے طور پر لیا گیا تھا۔ عرضی درخواست کو نمٹاتے ہوئے اس عدالت نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

> ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ دونوں زمروں میں سے مزید ترقی قانون کے مطابق کی جائے گی۔ اگر سنیارٹی لسٹ پر نظر ثانی کرنا ضروری ہے، تو حکومت ہند متعلقہ افسران کو سننے کے بعد اور قانون کے مطابق ایسا کرے گی۔

ان حالات میں جواب دہندگان 1 اور 2 نے سنیارٹی لسٹ پر نظر ثانی کی۔ اس سے ناراض ہو کر براہ راست بھرتی ہونے والوں نے عرضی درخواست نمبر 211/9 7 کے علاوہ عرضی درخواست (سی) نمبر 1177/89 میں آئی۔اے۔نمبر 4 دائر کر کے اس عدالت سے رجوع کیا ہے۔

اپیل کنندگان کے فاضل وکیل ڈاکٹر راجیو دھون کی دلیل یہ ہے کہ سال 1967 میں آئین ہند کے آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے قواعد معاملے کے حقائق پر لاگو ہوتے ہیں اور مدعا علیہان کو سنیارٹی کے ساتھ ساتھ ترقی بھی ان قواعد کے حوالے سے کی جانی چاہئے فاضل وکیل کے مطابق 5.7.72 کو جاری ایگزیکٹو ہدایات کا حوالہ دے کر سنیارٹی لسٹ کو حتمی شکل دینا طے شدہ اصولوں کے منافی ہے کہ ایگزیکٹو ہدایات آئین ہند کے آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے قواعد کی جگہ نہیں لے سکتی ہیں۔

اگرچہ فاضل وکیل ڈاکٹر راجیو دھون نے ابتدائی طور پر مدعا علیہان کی طرف سے پیش کی گئی اس دلیل کی مخالفت کی کہ 1967 کے قواعد کا معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہوگا، لیکن آخر کار انہیں اس دلیل کو چھوڑنا پڑے گا اور ہمارے خیال میں، اس حقیقت کے پیش نظر کہ ان قوانین کا اطلاق سینٹرل سول ملازمت میں کیا جانا تھا۔ ہم نے اس سے پہلے اسی مسئلے پر دہلی ہائی کورٹ کے مشاہدات اور اس کے نتیجے میں پہنچنے والے نتائج کو دیکھا ہے۔ ہم ان مشاہدات سے متفق ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ فیصلہ کرنے والا واحد مسئلہ یہ ہے کہ براہ راست بھرتی وں اور ای سی اوز کے درمیان سنیارٹی طے کرنے کے لئے 5.7.72 کو جاری کردہ ایگزیکٹو ہدایات کا اطلاق جائز ہے یا نہیں۔

روی پال کے معاملے میں بارڈر سیکورٹی فورس رولز 1969 کے تحت ایک معاملے پر غور کرتے ہوئے 5.7.72 کی ایگزیکٹو ہدایات پر غور کیا گیا۔ اس معاملے میں اس عدالت نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

''22۔ اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سی آر پی ایف رولز کا قاعدہ 8(بی)(1) صرف آرمی افسروں، آرمی افسروں اور دوبارہ ملازمت کرنے والے فوجی افسران، انڈین پولیس ملازمت کے افسران اور غیر فوجی اور فوجی افسروں کے درمیان سنیارٹی کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس قاعدے میں لفظ 'رینک' کا مطلب سی آر پی ایف میں رینک ہے۔ قاعدہ 8(بی) میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہو کہ سی آر پی ایف میں سنیارٹی کے مقصد کے لئے کسی فوجی افسر یا دوبارہ ملازمت کرنے والے فوجی افسر کی سابقہ آرمی ملازمت کو شمار کیا جانا چاہئے۔ چونکہ قاعدہ 8(بی)(آئی) اس سلسلے میں خاموش ہے اس لئے مرکزی حکومت کے ذریعہ فوجی افسروں یا دوبارہ ملازمت کرنے والے فوجی افسروں کو فوجی خدمات کا فائدہ دینے کے مقصد سے انتظامی ہدایات جاری کی جاسکتی ہیں۔ اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ہند نے ڈائریکٹر جنرل بی ایس ایف اور سی آر پی ایف کے ساتھ ساتھ آئی جی (آئی ٹی بی پی) اور سکریٹری (ہوم) اروناچل پردیش انتظامیہ کو لکھے گئے اپنے خط میں بی ایس ایف، سی آر پی ایف، آئی ٹی بی پی اور آسام رائفلز میں تعینات سابق ای سی اوز کی سنیارٹی طے کرنے کے مقصد سے کچھ اصول طے کیے ہیں۔ تاہم مذکورہ اصولوں کا اطلاق صرف سابق ای سی اوز پر ہوتا ہے جو 1967 سے 1970 کے دوران ان فورسز میں شامل یا تعینات ہوئے تھے۔

(زور دیا گیا ہے)

مندرجہ بالا مشاہدات کے پیش نظر یہ بات واضح ہے کہ ای سی اوز کو فوج کی خدمت میں ماضی کی ملازمت کا فائدہ دینے کی شق کی عدم موجودگی میں ایگزیکٹو ہدایات جائز ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لیے 5.7.72 کی ایگزیکٹو ہدایات جاری کی گئی تھیں۔ فاضل وکیل ڈاکٹر راجیو دھون سنجیدگی سے یہ دلیل نہیں دے سکے کہ اگر 5.7.72 کی ایگزیکٹو ہدایات کا اطلاق کیا جاتا ہے اور ای سی اوز کی سابقہ فوجی خدمات کو شامل کیا جاتا ہے تو نجی جواب دہندگان اپیل کنندگان سے سینئر ہوں گے۔ یہ جواب دہندگان 1 اور 2 کا مخصوص معاملہ ہے کہ مذکورہ سنیارٹی لسٹ 5.7.72 کی ایگزیکٹو ہدایات کی بنیاد پر تیار کی گئی تھی۔ لہٰذا اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ مدعا علیہان 1 اور 2 کی جانب سے تیار کی گئی سنیارٹی لسٹ قانون کے عین مطابق اور ساہی کے معاملے میں اس عدالت کی ہدایات کی تعمیل میں ہے۔

ختم کرنے سے پہلے، ہم یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ درخواست گزاروں نے رٹ پٹیشن (C) نمبر 211/97 دائر کرنے سے پہلے آر سی ساہی کے کیس میں فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست کی تھی لیکن اسے واپس لے لیا تھا۔ اسی طرح انہوں نے توہین عدالت کی درخواست اس بنیاد پر دائر کی کہ عدالت کے اس حکم پر عمل نہیں ہوا اور بعد میں اسے واپس لے لیا۔ انہوں نے ساہی کیس میں اس عدالت کے حکم پر عمل درآمد کے لیے یہ رٹ پٹیشن دائر کرنے کے علاوہ وضاحت کے لیے ایل اے نمبر 4 بھی دائر کی ہے۔

جیسا کہ پہلے دیکھا گیا، درخواست گزار یہ ثابت نہیں کر سکے کہ 1967 کے قواعد نجی جواب دہندگان پر لاگو ہوتے ہیں اور یہ کہ 5.7.1972 کی ایگزیکٹو ہدایات جواب دہندگان پر لاگو نہیں ہوں گی۔ ہم نہیں سمجھتے کہ درخواست گزاروں نے اصول کو مطلق قرار دینے کے لیے کوئی مقدمہ بنایا ہے اور نہ ہی ساہی کے کیس میں اس عدالت کے حکم کی کوئی وضاحت کی ہے۔

مکمل انصاف کرنے کے لئے اس کیس سے علیحدہ ہونے سے پہلے اور پہلے سے نمٹائے گئے معاملات میں مثالوں کا احترام کرتے ہوئے، ہم مندرجہ ذیل ہدایات دیتے ہیں۔

ڈبلیو پی (سی) نمبر 211/97 میں دو درخواست گزار ہیں۔ان دونوں میں سے ایک پہلے ہی ملازمت سے ریٹائر ہو چکا ہے۔ 19.1.98 اور 27.1.98 کے عبوری احکامات کی روشنی میں، پہلا درخواست گزار (سی۔ایم۔بہوگنا) اب بھی ترقی یافتہ عہدے پر خدمات انجام دے رہا ہے۔ان حالات میں ہمارا خیال ہے کہ عرضی درخواست خارج ہونے کے باوجود درخواست گزار یعنی سی۔ایم۔بہوگنا، جو اب بھی ترقی یافتہ عہدے پر خدمات انجام دے رہے ہیں، کو ضرورت پڑنے پر سپر نیومری عہدہ بنا کر مذکورہ ترقی یافتہ عہدے پر برقرار رہنے کی اجازت دی جانی چاہیے۔تاہم، ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ مزید تمام ترقیاں اس حکم کی روشنی میں کی جائیں گی۔

عرضی درخواست (سی) نمبر 211/97 ناکام ہو جاتی ہے اور اسی کے مطابق خارج کر دی جاتی ہے۔ آئی اے نمبر 4 کو بھی برخاست کر دیا جائے گا۔اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

ٹی۔این۔اے

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document